خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

ایڈیٹر عبدالسمیع خان

CPL 61

جلد 48-83 نمبر 56 | جمعرات 12۔ ذیقعدہ ۔1418ھ 12۔ امان 1377ہش 12۔ مارچ 1998ء

پریس ریلیز

پتوکی میں احمدیوں کی طرف سے تحریک ختم نبوت کے امیر پر قاتلانہ حملے کاالزام جھوٹااور بے بنیاد ہے۔ (ترجمان جماعت احمدیہ)

راجہ رستم ظہیر احمدیوں کے خلاف مقدمات میں پہلے بھی مدعی ہے اور اب پتوکی کے پر امن حالات کو خراب کرنا چاہتا ہے۔

ربوہ (پ ر) پتوکی میں احمدیوں کی طرف سے تحریک ختم نبوت کے امیر راجہ رستم ظہیر پر قاتلانہ حملہ کاالزام جھوٹااور بے بنیاد ہے۔ یہ بات ترجمان جماعت احمدیہ ملک خالد مسعود نے ایک پریس ریلیز میں کہی انہوں نے کہاکہ راجہ رستم ظہیر پہلے بھی احمدیوں کے خلاف جھوٹے مقدمات میں مدعی ہے اور اب مزید مقدمات کر کے پتوکی کے پر امن حالات کو خراب اور کشیدہ کرنا چاہتا ہے۔ گزشتہ روز قومی اخبارات میں احمدیوں کے خلاف شائع ہونے والی خبر کی تردید کرتے ہوئے ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا۔ کہ اخبارات میں اس واقعہ کو صحیح رپورٹ نہیں کیا گیا۔

پریس ریلیز کے مطابق اصل حقائق یہ ہیں کہ گلی میں راجہ رستم ظہیر نے ملزمان کو گالیاں دیں اور ان سے گتھم گتھا ہو گیا جب لوگوں نے اسے چھڑایا تو شہر کے 60'70 آدمی لے کر ڈاکٹر اقبال کے کلینک پر حملہ آور ہوا جہاں مضروبین اپنی مرہم پٹی کروا رہے تھے وہاں اس جلوس نے گندی گالیاں نکالیں اور تین احمدی افراد کو بری طرح زدو کوب کیا اس پر پولیس آگئی اور پولیس نے بھی بجائے ان کو گرفتار کرنے کے احمدیوں کو ہی گرفتار کیا اور انہیں تھانہ لے جاکر نہ صرف تشدد کا نشانہ بنایا بلکہ متعدد دفعات کے تحت مقدمہ بھی درج کر لیا بعد ازاں شہر کے معززین کی مداخلت پر اے سی (A.C) صاحب نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو اس واقعہ کی تحقیق کر رہی ہے۔ ترجمان جماعت احمدیہ نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ پر امن احمدیوں کے خلاف بے بنیاد مقدمات کا سلسلہ ختم کروایا جائے اور پتوکی کے بے گناہ افراد کو جلد از جلد رہا کیا جائے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کی ظاہری بناوٹ' اس کے دو ہاتھ دو پاؤں کی ساخت ایک دوسرے کی امداد کا رہنما ہے۔ جب یہ نظارہ خود انسان میں موجود ہے پھر کس قدر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ وہ (نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہم ایک دوسرے کی مدد کرو) کے معنے سمجھنے میں مشکلات کو دیکھے ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ تلاش اسباب بھی بذریعہ دعا کرو۔ امداد باہمی میں نہیں سمجھتا کہ جب میں تمہارے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کا ایک قائم کردہ سلسلہ اور کامل رہنما سلسلہ دکھاتا ہوں۔ تم اس سے انکار کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو اور بھی صاف کرنے اور وضاحت سے دنیا پر کھول دینے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا ایک سلسلہ دنیا میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا اور قادر ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی قسم کی امداد کی ضرورت ان رسولوں کو باقی نہ رہنے دے مگر پھر بھی ایک وقت ان پر آتا ہے کہ وہ (کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں میری مدد کرے) کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیا وہ ایک ٹکڑ گدا فقیر کی طرح بولتے ہیں؟ نہیں (-) وہ دنیا کو رعایت اسباب سکھانا چاہتے ہیں جو دعا کا ایک شعبہ ہے۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 31)

اپنی عبادات میں وسعت پیدا کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اپنی عبادات میں وسعت دیں۔ اس لئے حسب توفیق اپنی عبادت کو ایسی وسعت دینا ضروری ہے اور اس وسعت کا آغاز اپنے خاندان سے کریں۔ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) میں اگر آپ باشعور طور پر باقی چیزوں کو شامل نہیں کر سکتے تو اپنی بیوی' اپنے بچوں اور اپنے عزیزوں کو تو شامل کر لیں۔ اگر آپ خدا کی جماعت کی طرف سے کسی عہدے پر مامور ہیں تو ان سب کو شامل کر لیں۔ اگر آپ قائد خدام الاحمدیہ ہیں تو خدام کو شامل کر لیں۔ اگر لجنہ کی صدر ہیں تو لجنات کو شامل کر لیں۔ غرضیکہ جس جس دائرے پر بھی آپ کو کسی کام پر مامور فرمایا گیا ہے ان کو اپنے ساتھ شامل کر لیں۔ ایسی صورت میں جب (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کہیں گے تو اس کے ساتھ ہی اپنے نفس کا ایک محاسبہ بھی شروع ہو جائے گا اور انسان یہ سوچے گا کہ کس حد تک میں ان کی نمائندگی کا حق رکھتا ہوں۔ کیا میں نے ان کو عبادت کرنے میں اپنے ساتھ شریک کرنے کی کوشش بھی کی ہے کہ نہیں۔ کیا میں نے واقعتہً چاہا ہے کہ یہ سارے میرے ساتھ خدا کی عبادت کرنے والے بنیں پس اگر ایسا نہیں ہوا تو پھر (ہم تیری عبادت کرتے ہیں) کے مضمون میں سے کچھ ہوا نکل جائے گی' کچھ جان نکل جائے گی۔ وہ طاقت اس میں نہیں پیدا ہو سکتی۔ پس دیکھیں وہی دعا ہے (ہم تیری عبادت کرتے ہیں) لیکن حالات کے بدلنے کے ساتھ اس کے معنی بدلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں یہ بہت قوی دعا بن کے ابھرتی ہے۔ بعض صورتوں میں اس میں ناطاقتی پیدا ہو جاتی ہے۔ پس (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کی دعا کا مضمون بہت ہی وسیع اور گہرا ہے۔ اس کا ایک طرف ربّ' رحمان' رحیم اور مالک سے تعلق ہے اور دوسری طرف کل عالمین سے اس کا تعلق بن جاتا ہے اور آپ رب اور اس کی مخلوقات کے درمیان واسطہ بن جاتے ہیں۔

(از خطبہ 28 دسمبر 1990ء)

اعزاز

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب کو انٹر نیشنل بائیو گرافیکل سنٹر کیمبرج' انگلینڈ نے انٹر نیشنل وومن آف دی ائر 98۔1997 نامزد کیا ہے۔ محترمہ موصوفہ جامعہ نصرت ربوہ کی سابق پرنسپل ہیں یہ اعزاز موصوفہ کو ان کی کامیابیوں اور قائدانہ صلاحیتوں کے اعتراف میں دیا گیا ہے۔ یہ نامزدگی اس سنٹر کا ایڈوائزری اور ایڈیٹوریل بورڈ کرتا ہے۔ اس ضمن میں بڑی تعداد میں لوگوں کی سوانح عمری کا مطالعہ کر کے ان میں سے ایک منتخب تعداد کو اس میں شامل کیا جاتا ہے۔ انٹر نیشنل بائیو گرافیکل سنٹر عالمی شخصیات کی سوانح عمریاں شائع کرنے والا ایک پبلک ادارہ ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز موصوفہ کو مبارک کرے اور مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

جمعہ 13 مارچ 1998ء

- 7-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
- 6-00 خطبہ۔ براہ راست
- 8-30 خطبہ 98-3-13 (دوبارہ)

ہفتہ 14۔ مارچ 1998ء

- 7-00 خطبہ 98-3-13
- 8-00 اردو کلاس۔
- 9-15 کمپیوٹرز سب کے لئے۔
- 3-00 اردو کلاس۔
- 8-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2 روپے 50 پیسے

12 امان 1377 ھش 12 مارچ 1998ء

بیداری کی ضرورت

پاکستان میں گذشتہ عرصہ میں جاری ہونے والی دہشت گردی کی لہر نے نیا رخ اختیار کیا ہے اور پچھلے چند دنوں میں کئی مسافر ٹرینوں کو اوپر تلے نشانہ بنایا گیا ہے جس میں بہت سی معصوم اور بے گناہ جانیں ضائع ہوئی ہیں۔

ہم انسانی جانوں کے اس بے محابا نقصان پر دلی تعزیت اور صدمے کا اظہار کرتے ہیں۔ اور متاثرہ خاندانوں اور ان کے اقارب سے گہری ہمدردی کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر کی توفیق دے اور خاندانوں کے سربراہوں کی ہلاکت اور چراغوں کے بجھنے سے جو تاریکی پیدا ہوئی ہے اس میں روشنی کی کرنیں ظاہر فرمائے اور ان کے دکھوں اور مصائب کو کم کردے۔

حکومت کے نمائندوں نے ان واقعات کو بیرونی ہاتھوں سے منسلک قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ حکومت کے پاس اس کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں۔ اس صورت حال میں قانون نافذ کرنے والے اداروں اور امن وامان قائم کرنے والی تنظیموں کا فرض ہے کہ ان گھناؤنے جرائم کے ذمہ دار افراد کا جلد از جلد پتہ لگا کر قانون کے مطابق سزا دلائیں اور یہ انتظام کریں کہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہونے پائے۔

اس سلسلہ میں عوام الناس کو بھی حکومتی اداروں سے پورا تعاون کرنا چاہئے۔ جو ہدایات متعلقہ شعبوں کی طرف سے جاری کی جاتی ہیں ان کی پوری پوری پابندی کی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر شہری کو بیدار مغزی سے گردوپیش پر نظر رکھنی چاہئے۔ اور حفاظت کے اس قدرتی نظام کو اختیار کرنا چاہئے جس کا مظاہرہ بالغ نظر قومیں اور جماعتیں کر رہی ہیں۔ اس بارہ میں عوام کی مسلسل اور مربوط رہنمائی کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لئے ذرائع ابلاغ سے بھرپور استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی خدا کی رحمت کو کھینچنے کیلئے دعاؤں اور گریہ وزاری کی ضرورت ہے۔ اس خدا سے صلح کی ضرورت ہے جو حقیقی محافظ ہے۔ جس سے دوری خود ہلاکت ہے جس کے سایہ عاطفت سے ہٹ کر جسمانی اور روحانی ہر طرح کی موت ہی درپیش ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق دے اور رحم کے جلوے ظاہر فرمائے۔ آمین۔

ایک دفعہ حضرت امام جماعت اول نے شیخ محمد نصیب صاحب کو ایک چوزہ دیا۔ ان کے پاس ان دنوں کئی مرغیاں تھیں جب یہ چوزہ بڑا ہو گیا تو انہوں نے عرض کی کہ اب یہ پل گیا ہے اگر اجازت دیں تو بھجوادوں۔ فرمایا۔ نورالدین جب کوئی چیز دیتا ہے تو پھر لیتا نہیں۔

سائل کے سوال کو آپ نے کبھی رد نہیں فرمایا۔ مفتی عبدالرؤف صاحب بھیروی کا بیان ہے۔ جو چیز آپ کے پاس آتی وہ تقسیم کردیتے تھے۔ ایک حاجت مند آیا کہ لڑکی کی شادی کرنی ہے۔ مگر کوئی پیسہ میرے پاس نہیں۔ آپ نے فرمایا کتنے پیسوں میں گزارا ہو جائے گا۔ اس نے اڑھائی سو روپے بتائے فرمایا بیٹھ جائیں۔ چنانچہ آپ مریضوں کا ہاتھ دیکھتے رہے۔ ظہر کے وقت اٹھنے لگے اور کپڑا اٹھایا گنتی کی گئی۔ پورے اڑھائی سو روپے نکلے جو اس غریب کو دے دیئے گئے۔

ایک شخص نے ایک مصلیٰ آپ کو تحفہ دیا۔ آپ نے وہ رکھ لیا اور ایک خادمہ کو بلوایا اور فرمایا تم جو چیز مانگتی تھیں خدا نے بھیج دی ہے۔ یہ اٹھالے جاؤ۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 580)

OOO

غزل

مِلتا جُلتا تھا حال میرؔ کے ساتھ
میں بھی زندہ رہا ضمیر کے ساتھ

ایک نمرود کی خدائی میں
زندگی تھی عجب فقیر کے ساتھ

آنکھ مظلوم کی خدا کی طرف
ظلم اِک ظلمتِ کثیر کے ساتھ

جرُم ہے اب مری محبّت بھی
اپنے اُس قادر و قدیر کے ساتھ

اس نے تنہا کبھی نہیں چھوڑا
وہ بھی زنداں میں ہے اسیر کے ساتھ

کس میں طاقت وفا کرے ایسی
اپنے بھیجے ہوئے سفیر کے ساتھ

سلسلہ وار ہے وہی چہرہ
عالمِ اصغر و کبیر کے ساتھ

آنے والا ہے اب حساب کا دن
ہونے والا ہے کچھ شریر کے ساتھ

تیرے پیچھے ہے جو قضا کی طرح
کب تلک جنگ ایسے تیر کے ساتھ

شب دعاؤں میں تر بتر میری
صبح اِک خوابِ دلپذیر کے ساتھ

اہلِ دل کیوں نہ مانتے آخر
حرف روشن تھا اس حقیر کے ساتھ

عبیداللہ علیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلسِ عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ کے ساتھ اردو بولنے والے احباب جماعت کی ملاقات مورخہ 27۔ دسمبر 1996ء میں جو دلچسپ سوال و جواب ہوئے ان میں سے بعض ذیل میں افادہ احباب کے لئے ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر پیش کرتا ہے اسے مکرم یوسف سلیم ملک صاحب (ربوہ) نے کیسٹ سے سن کر مرتب کیا ہے۔ اگر احباب اصل کیسٹ سے سنیں گے تو بہت زیادہ لطف آئے گا۔

توبہ کی حقیقت

اگر انسان بار بار توبہ کے باوجود غلطی کرتا ہے تو دین حق میں اس کی کیا سزا ہے۔ حضرت صاحب نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا جب بھی غلطی پکڑی جائے گی اس وقت سزا ہو گی۔ انسان کی پرانی توباؤں کی بحث نہیں چھیڑے گا۔ جب غلطی پکڑی جائے گی اس وقت سزاوار ہو جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا قانون بہت وسیع اور باریک ہے۔ وہ انسان کے دل کی پاتال تک نظر رکھتا ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کی ہر توبہ بھی یقینی اور سچی ہو اور ہر ٹھوکر بے اختیاری کی ہو تو خدا کی مرضی ہے وہ معاف کر سکتا ہے۔ کوئی انسانی قانون اور فتویٰ اس پر لاگو نہیں ہو سکتا۔

احادیث سے ثابت ہے کہ بعض گناہگار بار بار گناہ کے کرنے کے باوجود بخشے گئے بعض نیک لوگ ایک غلطی پر ہی پکڑے گئے۔ اب اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان کی غلطی کس Defiance کے نتیجہ میں تھی۔ کس ناشکری کے نتیجہ میں تھی اور گناہ گاروں کی غلطیاں کن بے اختیاریوں کی وجہ سے تھیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔

معروف فیصلہ سے مراد

سائل نے عرض کیا خدام الاحمدیہ کے عہد میں معروف کا جو لفظ ہے اس سے کیا مراد ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ تو بہت پرانا سوال ہے۔

جہاں تک معروف فیصلے کی اطاعت کا تعلق ہے یہ وہ اطاعت ہے جو کلام الٰہی کے فرائض اور احکام اور سنت کے فرائض اور احکام کے علاوہ عام باتوں میں کی جاتی ہے جس میں براہ راست انسان کسی چیز کا پابند نہ ہو۔ اب یہ نفلی اطاعت ہے یعنی نفلی دائرہ کے معاملات میں اطاعت ہے نہ کہ فرائض کے معاملہ میں۔ فرائض کے معاملہ میں تو امام جماعت اللہ کے حکم کو نافذ کرتا ہے۔ اور اس میں کسی شرط کی بحث ہی کوئی نہیں۔ لازماً اس کی پابندی ہو گی معروف میں بھی نافرمانی نہیں کریں گے۔

معروف سے مراد یہ ہے کہ جن باتوں میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر حکم نہیں دیا لیکن اچھی باتیں ہیں اور ان میں اگر آپ حکم دیں گے تو پھر ہم ان میں بھی نافرمانی نہیں کریں گے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے تحریک جدید کے تعلق میں بہت سے ایسے قوانین جاری کئے جو (حکماً) انسان کو پابند نہیں کر سکتے مگر ساری جماعت نے پابندی کی۔ یہ معروف کی پابندی ہے۔ احکام دینیہ کے خلاف نہیں بلکہ احکام دینیہ کی تائید میں زوائد جو عرف عام میں اچھی باتیں ہیں ان کی سند عالمی سند ہے عرف عام کی بحث ہے تبھی معروف کہلاتی ہیں۔ تمام ایسی باتیں جو اچھی ہیں خواہ احکام دینیہ نے ان کا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اگر ہمیں ان کا پابند کیا جائے تو ہم ان کے بھی پابند ہو جائیں گے۔ پس اس کی اطاعت کی جو اتھارٹی ہے اس کا جو منصب ہے اس کو کم کرنے کی بجائے معروف کا لفظ اس کو اونچا کر رہا ہے۔ (-) انہی معنوں میں آئندہ یہ بیعت چلتی ہے۔

نابالغ بچوں کی مجرمانہ حرکتوں پر مواخذہ

آج کل مغربی ممالک میں نابالغ بچوں میں جرائم کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے اور کم عمری کی وجہ سے یہاں کی عدالتیں انہیں سزا نہیں دے سکتیں۔ اس سلسلہ میں دین حق کی کیا تعلیم ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا دین حق نے تو بڑے واضح طور پر اس کی ذمہ داری ماں باپ پر ڈالی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کریں اور ان کی عدم تربیت کے نقصانات نہ صرف اس دنیا میں ان کو پہنچیں گے بلکہ آخرت میں بھی پہنچیں گے۔ اور وہ جواب دہ ہوں گے۔ پس اس سے زیادہ ذمہ داری اور کیا ہو سکتی ہے۔

پس بچہ اگر شرارت کرے گا تو جس حد تک وہ اس شرارت کا ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے سزا سے مبرا نہیں اور نہ انسانی فطرت ایسا کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ کیا کبھی یہ ہوا ہے کہ کوئی بچہ قانونی لحاظ سے بلوغت کو نہیں پہنچا اگر گھر میں کسی کی آنکھ پھوڑ دے، کسی کا ناک کاٹ لے اور چیزیں توڑتا پھرے اور ماں باپ کہیں کہ دیکھو یہ تو ابھی بلوغت کو نہیں پہنچا۔ یہ فطرت کے تقاضے ہیں کہ جب کوئی بچہ شرارت کرتا ہے تو اگر وہ پیار اور معافی سے ٹھیک ہو سکتا ہے تو وہی بہتر ہے لیکن باز نہیں آتا تو اس کے کان کھینچنے پڑتے ہیں۔ مگر اس حد تک نہیں کہ کان ہی اکھیڑ دیں۔ پس دین حق کی تعلیم توازن کی تعلیم ہے۔

☆ ☆ ☆

مجلس سوال و جواب 27-دسمبر 1996ء

علم کلام میں ایک نئی روشنی کا ظہور

(-) اصول کی فلاسفی میں پانچ سوالوں کا انتخاب سوامی شوگن چندر نے کیسے کیا تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا پانچ سوال جو ہوئے تھے وہ دراصل سوامی شوگن چندر صاحب کے دل میں ہمیشہ کرید پیدا کرتے تھے۔ مگر اس نے حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں جو سوالات پیش کئے تھے وہ بعینہٖ اس شکل میں آخری صورت میں نہیں تھے مثلاً اس میں آپ نے یہ لفظ دیکھا ہو گا کہ کرم کا کیا مطلب ہے 'اخلاق کیا ہیں' انسان بغیر مذہب کے بھی اخلاق حاصل کر سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اس قسم کے سوالات تھے جو عام طور پر دنیا کے ہر مذہب والوں کی سوچ اگر بیدار ہو جائے تو ایک مخمصہ ڈال دیتے ہیں اور عموماً اٹھنے والے سوال ہیں۔ ہندو پس منظر کی وجہ سے اس نے لفظ کرم استعمال کیا۔ اخروی زندگی کے متعلق سوال اس لئے پیدا ہوئے کہ اگر اس نے واپس یہاں نہیں آنا تو پھر کہاں جائے گا۔

پس یہ متفرق باتیں ہیں جو اس نے پیش کی تھیں جو حضرت بانی سلسلہ کی نظر سے رفتہ رفتہ سوالوں میں ڈھلی ہیں اور پھر وہ حضرت بانی سلسلہ سے فیض یاب ہونے کے بعد لاہور گیا ہے اور بعض دوسرے مقامات کا بھی سفر کیا ہے اور وہاں کے بڑے بڑے لوگوں کو جہاں جہاں بھی کوئی مستند اور مانا ہوا مذہبی رہنما تھا اس سے ملا۔ اور ان سب نے اس تجویز کو بہت پسند کیا ہے کہ بہت ہی اعلیٰ تجویز ہے۔ لیکن ان کو یہ نہیں پتہ تھا کہ جو شرط حضرت بانی سلسلہ نے لگا دی وہ اس نے نہیں لگائی تھی اور وہ یہ تھی کہ اپنی الٰہی کتب سے ثابت کریں۔ اس میں آکر وہ بے چارے پکڑے گئے۔ یوں ہی بھولے سے منہ کے ساتھ مان گئے۔ وجہ یہ تھی کہ بعض مذاہب میں اپنی عقل کی باتیں اپنے مذہب کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں اور عامۃ الناس میں یہ غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے کہ واقعتہ یہ اسی مذہب کی تعلیم تھی۔ جس طرح آریہ سماج نے حضرت بانی سلسلہ سے جو ٹکر لی ہے اسی اصول پر آریوں کو مار پڑی ہے کہ تم کہتے ہو ویدوں میں یہ ہے تو ویدوں سے خالص توحید نکال کے تو دکھاؤ۔ تم نے (دین حق) سے سیکھی اور منسوب کر رہے ہو ویدوں کی طرف۔ یہ ہے وہ بنیادی اصول جس کے ذریعہ حضرت بانی سلسلہ نے (دین حق) کی تائید میں علم کلام میں ایک نئی روشنی پیدا کی ہے اور ایسے اصول پیش کئے ہیں جن کے بعد دین حق مغلوب نہیں ہو سکتا۔

پس یہ جو پانچ نکات ہیں یہ اکیلے سوامی شوگن چندر کے مکمل تیار شدہ خیالات نہیں تھے اس کے خیالات نے ایک حرکت پیدا کر دی سوچوں میں لیکن بنیادی طور پر سوال پہلے اسکے دماغ میں، اٹھا ہے اور اس نے جب پیش کیا تو حضرت بانی سلسلہ نے اس کو پالش کر کے بتایا کہ اگر یہ سوال کرنا ہے تو اس طرح کرو اور وہ بات اس کے دل کو لگ گئی۔ چنانچہ پھر وہ سوال بنا کر جگہ جگہ گھوما ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مذہبی رہنماؤں کو پسند آئے مگر ان کو یہ نہیں پتہ چلا کہ وہ اس سے کس مصیبت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ محض الٰہی کتب کے حوالے سے ان سب باتوں پر روشنی ڈالنا کوئی عام بات نہیں ہے۔ اگر کہیں الٰہی کتب میں یہ باتیں تھیں اور ہو نگی تو امتداد زمانہ سے وہ مٹ گئیں۔ نظروں سے اوجھل ہو گئیں یا انسانی تعلیم ان پر غالب آگئی۔ یہ جو دقتیں تھیں وہ کلام الٰہی کی راہ میں حائل نہیں تھیں۔ ان میں سے ایک بھی (کلام الٰہی) کی تعلیم کی راہ میں حائل نہیں تھی۔

وراثت سے محروم کرنے کی عجیب واردات

ایک نو احمدی کی طرف سے یہ سوال کیا گیا کہ ایک کروڑ پتی تاجر کے دو لڑکے اس کے کاروبار میں شامل تھے۔ والد کے انتقال پر چھوٹے بھائی نے تمام کاروبار اور مال و اسباب پر یہ کہتے ہوئے قبضہ کر لیا اور بڑے بھائی کو وراثت سے کچھ بھی نہ دینے کا اعلان کر دیا کہ چونکہ بڑا بھائی نہ مکمل مرد ہے اور نہ مکمل عورت ہے لہٰذا اس وراثت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ سوال یہ ہے کہ آیا کلام الٰہی کی رو سے بڑے بھائی کا حصہ بنتا ہے یا نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص طبی نقطہ نگاہ سے مرد ثابت ہو اور اولاد سے محروم ہو۔ یہ عین ممکن ہے کیونکہ ظاہری مردانگی اولاد کی ضامن نہیں ہو سکتی۔ اندرونی کمزوریاں اور بیماریاں اس کے باوجود رہ سکتی ہیں تو اس کو بھی پھر اسی دلیل سے وراثت سے محروم کر دیں گے؟ یہ ایک لغو خیال ہے۔ بڑے بھائی کو وراثت سے محروم کرنے کا بہانہ بنایا ہے اور بڑا بھائی معلوم ہوتا ہے تھا بھی کوئی زنخا ہی کہ چھوٹے بھائی کی بات مان گیا ہے۔ اس میں اگر کوئی مردانگی ہوتی تو مقابلہ کرتا اور کہتا چھوٹے بھائی کی جرات کیا ہے کہ وہ آ کے سب کچھ لے جائے۔ اس لئے یہ ساری باتیں فرضی تو نہیں ہیں مگر موہوم سے باتیں ہیں کوئی قطعی ایسے دلائل نہیں ہیں جن کو سامنے رکھ کر ان کا توڑ کیا جائے۔

ضمناً یہ سوال اٹھایا گیا کہ زنخے کچھ تو عورتوں کے قریب ہوتے ہیں اور کچھ مردوں کے قریب تر ہوتے ہیں۔ تو آیا ان کا جو حصہ بنے گا وہ اسی طرح بنے گا جس طرح مردوں اور عورتوں کا بنتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ ڈاکٹری نقطہ نگاہ سے دیکھنے والی بات ہو گی۔ مگر میرے خیال میں تو فقہ میں اس طرح کی تقسیم کبھی سننے میں نہیں آئی۔ یہ تفریق بڑا مشکل کام ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ غالباً یہ ہو گا۔ بہتر ہے ایسے استثنائی معاملات میں عقل کو استعمال کیا جائے۔

○○○

تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے۔ اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے یہ آخری زمانہ ہے اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے قلم سے

اسوۂ حسنہ

انسان کامل کی سادگی اور تقویٰ

حضرت نبی کریم ﷺ کھانے پینے میں سادگی کو ہمیشہ ملحوظ رکھتے تھے۔ کھانے میں کبھی نمک زیادہ ہو جائے یا نمک نہ ہو یا کھانا خراب پکا ہو‘ تو آپ کبھی اظہار ناراضگی نہیں فرماتے تھے۔ جہاں تک ممکن ہو سکتا تھا آپ ایسا کھانا کھا کر پکانے والے کو دلشکنی سے بچانے کی کوشش کرتے تھے لیکن اگر بالکل ہی ناقابل برداشت ہوتا تو آپ صرف ہاتھ کھینچ لیتے تھے اور یہ ظاہر نہیں کرتے تھے کہ مجھے اس کھانے سے تکلیف پہنچی ہے۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ عن ابی ہریرہؓ)۔

جب آپؐ کھانا کھانے لگتے تو کھانے کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے اور فرماتے مجھے یہ متکبرانہ رویہ پسند نہیں کہ بعض لوگ ٹیک لگا کر کھانا کھاتے ہیں گویا وہ کھانے سے مستغنی ہیں۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ) جب آپ کے پاس کوئی چیز آتی تو اپنے صحابہؓ میں بانٹ کر کھاتے۔ چنانچہ آپؐ کے پاس ایک دفعہ کچھ کھجوریں آئیں آپؐ نے صحابہ کا اندازہ لگایا تو سات سات کھجوریں فی کس آتی تھیں۔ اس پر آپؐ نے سات سات کھجوریں تمام صحابہ میں بانٹ دیں۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ عن ابی ہریرہؓ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کی روٹی بھی کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ) ایک دفعہ آپؐ رستہ میں سے گذر رہے تھے کہ آپؐ نے دیکھا ایک بکری بھون کر لوگوں نے رکھی ہوئی ہے اور دعوت منا رہے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کو دیکھ کر ان لوگوں نے آپ کو بھی دعوت دی مگر آپ نے انکار کر دیا (بخاری کتاب الاطعمۃ) اس کی یہ وجہ نہیں تھی کہ آپ بھونا ہوا گوشت کھانا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کو اس قسم کا تکلف پسند نہیں تھا کہ پاس ہی غرباء تو بھوکے پھر رہے ہوں اور ان کی آنکھوں کے سامنے لوگ بکرے بھون بھون کر کھا رہے ہوں۔ ورنہ دوسری احادیث سے ثابت ہے کہ آپ بھنا ہوا گوشت بھی کھا لیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ نے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی تین دن متواتر پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور یہی حالت رسول اللہ ﷺ کی وفات تک رہی (بخاری کتاب الاطعمۃ)

کھانے کے متعلق آپؐ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھتے تھے کہ کوئی شخص بغیر بلائے کسی دعوت کے موقعہ پر دوسرے کے گھر کھانا کھانے کے لئے نہ چلا جائے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے آپ کی دعوت کی اور یہ بھی درخواست کی کہ آپ چار آدمی اپنے ساتھ اور بھی لیتے آئیں۔ جب رسول اللہ ﷺ اس کے گھر کے دروازہ پر پہنچے تو آپ کو معلوم ہوا کہ ایک پانچواں شخص بھی آپ کے ساتھ ہے۔ جب گھر والا باہر نکلا تو آپ نے اس سے کہا۔ آپ نے ہمیں پانچ آدمیوں کو دعوت کے لئے بلایا تھا۔ آپ چاہیں تو اس کو بھی اجازت دے دیں اور چاہیں تو اس کو رخصت کر دیں۔ گھر والے نے کہا نہیں میں ان کی بھی دعوت کرتا ہوں۔ یہ بھی اندر آجائیں (بخاری کتاب الاطعمۃ)

جب آپ کھانا کھاتے تو ہمیشہ (اللہ کے نام کے ساتھ) کہہ کر شروع کیا کرتے تھے۔ اور جب کھانا کھا کر فارغ ہوتے تو ان الفاظ میں خدا تعالیٰ کی تعریف فرماتے۔ (۔) یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے ہمیں کھانا عطا کیا بہت بہت تعریف ہر قسم کی ملونی سے خالی تعریف بڑھتی رہنے والی تعریف۔ ایسی تعریف نہیں جسے کر کے انسان سمجھے کہ بس میں تعریف کافی کر چکا۔ بلکہ یہ سمجھے کہ میں نے تعریف کرنیکا حق ادا نہیں کیا اور کبھی تعریف بس نہ کرے اور کبھی میرے دل میں یہ خیال نہ گذرے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی ایسا کام بھی ہے جس کی تعریف کی ضرورت نہیں یا جو تعریف کا مستحق نہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں ایسا ہی بنا دے بعض روایتوں میں آتا ہے کہ آپؐ کبھی ان الفاظ میں دعا کرتے تھے۔ (۔) یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے ہماری بھوک اور پیاس دور کی۔ ہمارا دل اس کی تعریف سے کبھی نہ بھرے اور ہم اس کی کبھی ناشکری نہ کریں۔

آپؐ ہمیشہ اپنے صحابہ کو نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ پیٹ بھرنے سے پہلے کھانا چھوڑ دو۔ اور فرماتے تھے ایک انسان کا کھانا دو انسانوں کے لئے کافی ہونا چاہئے (بخاری کتاب الاطعمۃ) جب کبھی آپ کے گھر میں کوئی اچھی چیز پکتی تو آپ ہمیشہ اپنے گھر والوں کو نصیحت کرتے تھے کہ اپنے ہمسایوں کا بھی خیال رکھو (مسلم کتاب البر والصلۃ) اسی طرح اپنے ہمسایوں کے گھروں میں آپ اکثر ہدیہ بھجواتے رہتے تھے۔ (بخاری کتاب الادب) آپ اپنے مسکین صحابہؓ کی شکلوں سے ہمیشہ یہ معلوم کرتے رہتے تھے کہ ان میں سے کوئی بھوکا تو نہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ کئی دن فاقہ سے رہے۔ ایک دن جب سات وقت فاقہ سے گذر گئے تو وہ بے تاب ہو کر مسجد کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اتفاقاً حضرت ابو بکرؓ وہاں سے گذرے تو انہوں نے ان سے ایک ایسی آیت کا مطلب پوچھا جس میں غریبوں کو کھانا کھلانے کا حکم ہے حضرت ابو بکرؓ نے ان کی بات سے یہ سمجھا کہ شائد اس آیت کے معنے ان کو معلوم نہیں اور وہ اس آیت کے معنے بیان کر کے آگے چل دئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ جب لوگوں کے سامنے یہ روایت بیان کرتے تو غصہ سے کہا کرتے۔ کہ کیا ابو بکر مجھ سے زیادہ قرآن جانتا تھا میں نے تو اس لئے آیت پوچھی تھی کہ ان کو اس آیت کے مضمون کا خیال آجائے اور وہ مجھے کھانا کھلا دیں۔ اتنے میں حضرت عمرؓ وہاں سے گذرے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے ان سے بھی اس آیت کا مفہوم پوچھا۔ حضرت عمرؓ نے بھی اس آیت کا مطلب بیان کر دیا اور آگے چل دیئے۔ صحابہؓ سوال کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ جب ابو ہریرہؓ نے دیکھا کہ بے مانگے کھانا ملنے کی کوئی صورت نہیں تو وہ کہتے ہیں میں بالکل نڈھال ہو کر گرنے لگا کیونکہ اب زیادہ صبر کی مجھ میں طاقت نہیں تھی مگر میں نے ابھی دروازہ سے منہ نہیں موڑا کہ میرے کان میں ایک نہایت ہی محبت بھری آواز آئی اور کوئی مجھے بلا رہا تھا۔ ابو ہریرہ! ابو ہریرہ! میں نے منہ موڑا تو رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کی کھڑکی کھولے کھڑے تھے اور مسکرا رہے تھے اور مجھے دیکھ کر آپؐ نے فرمایا۔ ابو ہریرہ بھوکے ہو! میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ بھوکا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہمارے گھر میں بھی کھانے کو کچھ نہیں تھا۔ ابھی ایک شخص نے دودھ کا پیالہ بھجوایا ہے۔ تم مسجد میں جاؤ اور دیکھو کہ شاید ہماری تمہاری طرح کے کوئی اور بھی مسلمان ہوں جن کو کھانے کی احتیاج ہو۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے دل میں کہا میں تو اتنا بھوکا ہوں کہ اکیلا ہی اس پیالے کو پی جاؤنگا۔ اب جو رسول اللہ ﷺ نے اور آدمی بلانے کو کہا ہے تو پھر میرا حصہ تو بہت تھوڑا رہ جائیگا۔ مگر بہرحال رسول اللہ ﷺ کا حکم تھا۔ مسجد کے اندر گئے تو دیکھا کہ چھ آدمی اور بیٹھے ہیں۔ انہوں نے ان کو بھی ساتھ لیا اور رسول اللہ ﷺ کے دروازہ کے پاس آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پہلے دودھ کا پیالہ ان نئے آنے والے چھ آدمیوں میں سے کسی کے ہاتھ میں دے دیا اور کہا اس کو پی جاؤ۔ جب اس نے دودھ پی کر پیالہ منہ سے الگ کیا تو آپ نے اصرار کیا کہ پھر پیو۔ تیسری دفعہ اصرار کر کے اس کو دودھ پلایا۔ اس طرح چھٹوں آدمیوں کو آپؐ نے باری باری دودھ پلایا حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ہر بار میں کہتا تھا کہ اب مرا۔ میرا حصہ کیا بچے گا۔ لیکن جب وہ چھٹوں پی چکے تو رسول اللہ ﷺ نے وہ پیالہ میرے ہاتھ میں دیا۔ میں نے دیکھا کہ ابھی پیالہ میں بہت دودھ پڑا تھا۔ جب میں نے دودھ پیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھی اصرار کر کے تین دفعہ دودھ پلایا۔ پھر میرا بچا ہوا دودھ خود پیا اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے دروازہ بند کر لیا۔ (بخاری کتاب الرقاق)

شاید رسول اللہ ﷺ نے ابو ہریرہؓ کو سب سے آخر میں دودھ یہی سبق دینے کے لئے دیا تھا کہ انہیں خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے فاقہ سے بیٹھ رہنا چاہئے تھا اور اشارۃً بھی سوال نہیں کرنا چاہئے تھا۔

آپ ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے تھے اور پانی بھی دائیں ہاتھ سے پیتے تھے۔ پانی پیتے وقت درمیان میں تین دفعہ سانس لیتے تھے۔ اس میں ایک طبی حکمت ہے پانی اگر یکدم پیا جائے تو زیادہ پیا جاتا ہے۔ اور اس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ کھانے کے متعلق آپ کا اصول یہ تھا کہ جو چیزیں پاکیزہ اور طیب ہوں وہ کھائیں۔ مگر ایسی طرز پر نہیں کہ غریبوں کا حق مارا جائے یا انسان کو تعیش کی عادت پڑ جائے۔ چنانچہ عام طور پر جیسا کہ بتایا جا چکا ہے آپ کی خوراک نہایت سادہ تھی۔ لیکن اگر کوئی شخص کوئی اچھی چیز بطور تحفہ لے آتا تھا تو آپ اسکے کھانے سے انکار نہ کرتے۔ مگر یوں اپنے کھانے پینے کے لئے اچھے کھانے کی تلاش آپؐ کبھی نہیں کرتے تھے۔ شہد آپ کو پسند تھا اسی طرح کھجور بھی۔ آپؐ فرماتے تھے کھجور اور (صاحب ایمان) کے درمیان ایک رشتہ ہے۔ کھجور کے پتے بھی اور اس کا چھلکا بھی اور اس کا کچا پھل بھی اور اس کا پکا پھل بھی اور اس کی گٹھلی بھی سب کے سب کار آمد ہیں اس کی کوئی چیز بھی بیکار نہیں۔ کامل (صاحب ایمان) بھی ایسا ہی ہوتا ہے اس کا کوئی کام بھی لغو نہیں ہوتا بلکہ اس کا ہر کام بھی نوع انسان کے نفع کے لئے ہوتا ہے۔

لباس اور زیور میں سادگی اور تقویٰ

لباس کے متعلق بھی رسول کریم ﷺ نہایت سادگی کو پسند فرماتے تھے آپؐ کا لباس کرتا اور تہ بند یا کرتا اور پاجامہ ہوتا تھا۔ آپ اپنا تہ بند یا پاجامہ ٹخنوں سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے رکھتے تھے۔ گھٹنوں یا گھٹنوں سے اوپر جسم کے ننگے ہو جانے کو آپؐ پسند نہیں فرماتے تھے۔ سوائے مجبوری کے ایسا کپڑا جس پر تصویریں ہوں آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔ نہ انسانی لباس میں اور نہ پردوں وغیرہ کی صورت میں خصوصاً بڑی تصویریں جو کہ شرک کے آثار میں سے ہیں ان کی آپ کبھی اجازت نہیں دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے گھر میں ایسا کپڑا لٹکا ہوا تھا۔ آپؐ نے دیکھا تو اسے اتروا دیا۔ ہاں چھوٹی چھوٹی تصاویر جس کپڑے پر بنی ہوئی ہوں۔ اس کپڑے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کیونکہ ان سے شرک کے خیالات کی طرف اشارہ نہیں ہوتا۔ آپ ریشمی کپڑا کبھی نہیں پہنتے تھے نہ دوسرے مردوں کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دیتے تھے۔ بادشاہوں کو خط لکھنے کے وقت آپؐ نے ایک مہر والی انگوٹھی اپنے لئے بنوائی تھی مگر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ سونے کی انگوٹھی نہ ہو بلکہ چاندی کی ہو۔ کیونکہ سونا خدا تعالیٰ نے میری امت کے مردوں کے لئے پہننا منع فرمایا ہے۔ عورتوں کو بیشک ریشمی کپڑے اور زیور پہننے کی اجازت تھی۔ اس بارہ میں آپ نصیحت کرتے رہتے تھے کہ غلو نہ کیا جائے ایک دفعہ غرباء کے لئے آپؐ نے چندہ کیا۔ ایک عورت نے ایک کڑا اتار کر آپؐ کے آگے رکھ دیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا دوسرا ہاتھ دوزخ سے بچنے کا مستحق نہیں۔ اس عورت نے دوسرا کڑا بھی اتار کر غرباء کے لئے دے دیا۔ آپ کی بیویوں کے زیورات نہ ہونے کے برابر تھے۔ صحابیاتؓ بھی آپؐ کی تعلیم پر عمل کر کے زیور بنانے سے احتراز کرتی تھیں۔ آپ اپنی تعلیم کے مطابق فرماتے تھے کہ مال کا جمع رکھنا غریبوں کے حقوق تلف کر دیتا ہے۔ اس لئے سونے چاندی کو کسی صورت میں گھروں میں جمع کر لینا قوم کی اقتصادی حالت کو تباہ کرنے والا ہے اور گناہ ہے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے آپؐ کو تحریک کی کہ اب بڑے بڑے بادشاہوں کی طرف سے سفیر آنے لگ گئے ہیں آپ ایک قیمتی جبہ لے لیں اور ایسے موقعوں پر استعمال فرمایا کریں۔ آپ حضرت عمرؓ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

جماعت احمدیہ میں ذہین و غریب طلباء کی قدر دانی

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف اپنی جماعت کے ذہین اور غریب طلباء کی پوری قدر دانی کرتی ہے بلکہ اس سلسلہ میں جماعت سے باہر کے طلباء کی بھی پوری پوری قدر افزائی کرتی ہے۔ چنانچہ تعلیم الاسلام کالج کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ کالج لاہور میں تھا یا ربوہ میں (قادیان کے بارہ میں میں کہہ نہیں سکتا کہ اس کا گواہ نہیں ہوں) کالج میں ہمیشہ ہی ایک معتدبہ تعداد ایسے طلباء کی موجود رہتی تھی جو جماعت سے متعلق نہیں تھے۔ ان طلباء کے آنے کی بہت سی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہوتی تھی کہ وہ طلباء ذہین ہونے کے باوجود والدین کی عدم استطاعت کے باعث اعلیٰ تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے تھے۔ لاہور کے زمانہ کے ایک اولڈ بوائے نے جو بعد کو ہمارے سرگودھا ڈویژن کے کمشنر کے عہدہ پر فائز ہوئے اور کسی اعلیٰ سرکاری عہدہ سے ریٹائر ہوئے مجھے خود بتایا کہ وہ تعلیم الاسلام کالج کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتے کہ اس کالج نے انہیں اس زمانہ میں سہارا دیا جب وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے کالج میں داخل ہونے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ کمشنر صاحب اپنے سابق پرنسپل اور اس وقت کے جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا ناصر احمد سے ملنے کے لئے آئے تو میں نے ہی ان کی ملاقات کا انتظام کیا تھا کیونکہ میں تعلیم الاسلام کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا معتمد تھا۔ کمشنر صاحب نے حضرت صاحب کے کمرہ میں جانے لگے تو رک کر کہا یار اب بھی ان کے سامنے جاتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ حضرت صاحب کا رعب داب بھی بہت تھا مگر لوگ ان کے احسانوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہوتے تھے ان کے سامنے کوئی آنکھ اٹھا کر بات نہیں کر سکتا تھا۔ ملاقات آدھ گھنٹہ کی تھی مگر کمشنر صاحب اندر ایسے بیٹھے کہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے تھے غالباً ڈیڑھ یا دو گھنٹے کے بعد نکلے تو سرگودھے بھاگ لئے کہ پیچھے کئی سرکاری مصروفیات ایسی تھیں جنہیں موخر نہیں کیا جا سکتا تھا مگر میاں صاحب کے سامنے بیٹھا تو سب کچھ بھول گیا۔ جا کر بھی آپ نے شکریہ کا خط لکھا کہ میں نے انہیں ایک محسن سے ملنے کا موقع فراہم کیا۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے کالج کے ایسے اولڈ بوائے تھے جو اعلیٰ عہدوں پر پہنچے۔

تعلیم الاسلام کالج کی پالیسی تھی کہ میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والے طلباء جو ناداری یا عدم استطاعت کے باعث تعلیم جاری نہ رکھ سکتے ہوں کالج انہیں فیس معافی کے علاوہ اور سہولتیں بھی فراہم کرتا تھا مثلاً کتابیں' علاج معالجہ وغیرہ۔ ان تمام باتوں کے اصل گواہ تو استاذی المحترم چوہدری محمد علی صاحب ہیں کہ ایسے طلباء انہی کی نگرانی میں ہاسٹل میں رہتے تھے' میں تو اپنے کالج کے بیس برس کے تعلق کے زمانہ کی بات ہی کر سکتا ہوں۔ ہمارے زمانہ میں دوسرے کیا خود ہم اس کالج کے احسان مند ہیں اگر پرنسپل صاحب ہمیں کلرکی کی کرسی سے اٹھا کر کالج میں نہ لے جاتے تو ہم ابھی تک یہ کہہ رہے ہوتے "من کلرکم شما حذر بکنید۔" تعلیم الاسلام کالج تعلیم کے میدان ہی میں نہیں کھیل کے میدان میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے کھلاڑیوں کو بھی ایسی ہی حوصلہ افزائی سے نوازتا تھا۔ پچھلے سے پچھلے برس کینیڈا میں عزیزی خالد تاج سے ملاقات ہوئی۔ وہ شخص کہنے لگا کہ لوگ حیران ہوتے ہیں کہ میں احمدی نہیں ہوں پھر بھی جماعت کے ساتھ اتنا پختہ تعلق کیوں رکھتا ہوں؟ انہیں یہ علم نہیں کہ اگر میں تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال ٹیم کا رکن نہ ہوتا اور پورے نو سال کالج میری دیکھ بھال نہ کرتا تو میں کسی شمار قطار میں نہ ہوتا۔ خالد تاج پاکستان کا مایہ ناز باسکٹ بال کا کھلاڑی بنا تو اس میں تعلیم الاسلام کالج کا ہاتھ تھا۔

تعلیم الاسلام کالج کا طریق کار یہ تھا کہ ایسے طلباء جو ساٹھ فیصد نمبر حاصل کرنے کے باوجود وظیفہ کے مستحق نہ سمجھے جائیں وہ تعلیم الاسلام کالج میں آجائیں انہیں ہر قسم کی سہولت کالج مہیا کرے گا۔ چنانچہ ایسے بچوں کے والدین انہیں اس کالج میں لے آتے تھے۔ وہ بچے اپنے اپنے میدان میں نمایاں کارکردگی دکھاتے تھے ہزاروں بچے انجینئر بنے' ہزاروں ڈاکٹر بنے' کچھ سول سروس میں چلے گئے جو جہاں جہاں گیا نمایاں رہا اور اس بات کا معترف اور احسان مند کہ کالج نے اسے تعلیم جاری رکھنے کا موقع دیا۔

ان باتوں کا ذکر کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ جناب احسان دانش نے اپنی سوانح حیات "جہان دانش" میں اس بات کا ذکر کیا ہے۔ جناب احسان دانش لکھتے ہیں۔ "پسماندہ طبقے کے لوگوں میں میری آمد و رفت تھی اور اس سے جہاں زندگی مجھے چیونٹیوں بھرا کباب معلوم ہوتی تھی وہاں ایک زخم احساس اور بھی میرے درپے ہو گیا تھا وہ یہ کہ جب اور جہاں میں کسی محنتی انسان کی تعلیم ناقص اور شعور بیدار پاتا یا ناداری کے باعث کسی ذہین لڑکے کو تعلیم سے محروم دیکھتا تو مجھے سخت تکلیف ہوتی اور جہاں تک بس چلتا اس کو سنبھالنے کی کوشش کرتا۔ میرے اسی جذبہ نے کئی لوگوں کو سند یافتہ بنا دیا۔ آخر آخر جب میرے تعلقات اچھے اور بلند منصب لوگوں سے ہوئے تو میں نے ان سے بھی مدد چاہی اور انہوں نے میری صداقت کو مایوس نہیں کیا۔ میرے جاننے والے سب جانتے ہیں کہ میں نے کسی کو اپنے ذاتی مفاد کے سلسلے میں زحمت نہیں دی۔ میں نے ہمیشہ مستحق' غریب اور مصیبت زدہ لوگوں کے لئے دوستوں سے انصاف اور رحم کی درخواست کی ہے میں ان کا ممنون ہوں۔ رہا اس کا اجر' وہ خدا کی بات ہے اسے وہی جانے۔" اس اقتباس میں جہاں احسان دانش صاحب نے "ان سے مدد چاہی" کے لفظ لکھے ہیں نیچے حاشیہ میں نوٹ دیا۔ وہ نوٹ یہ ہے "میں اس سلسلے میں مرزا ناصر احمد صاحب کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنی پرنسپلی کے زمانہ میں میری کسی معروض کو نہیں ٹھکرایا۔ خدا انہیں جزا دے۔ اسی طرح خواجہ دل محمد صاحب مرحوم' رشید بخاری اور پروفیسر حمید احمد خاں بھی میرے شکریے کے مستحق ہیں" ("جہان دانش" صفحہ 465 المسلم پبلشرز اردو بازار کراچی۔ 1995ء)

○○○

چوہدری خالد سیف اللہ خان' نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا

مکتوبِ آسٹریلیا

جرمنی میں چار لاکھ سال پرانے لکڑی سے تراشے ہوئے پھینکنے والے نیزے دریافت ہوئے

انسانوں کو اپنے ابتدائی حالات معلوم کرنے کا بہت تجسس ہے۔ چنانچہ نت نئی باتیں معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ چونکہ اندازوں میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے اس لئے نئی نئی تھیوریاں وجود میں آتی ہیں۔ جس دریافت کا ذکر مقصود ہے وہ بھی ایسی ہی ہے جس سے پرانے اندازوں سے بہت ہٹ کر کچھ باتیں سامنے آئی ہیں۔ یہ تحقیق فروری 1997ء میں رسالہ "نیچر" میں شائع ہوئی ہے جہاں سے لے کر مختلف اخبارات نے شائع کی ہے۔

جرمنی کی Institute of Ancient Monuments. Hanover کے ڈاکٹر تھیم (Dr Hartmut Thieme) اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں کہ جرمنی کے مقام SchoningenHarzMountains سے کوئلہ کی کان کنی کے دوران ایک چار لاکھ سال پرانا نیزہ ملا ہے جس کو پھینک کر اس وقت کے لوگ شکار کرتے تھے اور وہ لکڑی سے تراشا ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں اس سے پہلے دنیا میں اتنا پرانا مکمل شکار کا ہتھیار کہیں دستیاب نہیں ہوا۔ معجزہ تو یہ ہے کہ اتنے عرصہ کا بنا ہوا کیسے سلامت رہ گیا۔ حالانکہ اتنا عرصہ تک لکڑی عموماً نہیں بچ سکتی ہاں پتھر اور ہڈی البتہ رہ سکتی ہے۔ اس نیزے سے پتہ لگتا ہے کہ چار لاکھ سال پہلے بھی انسان کے پیش رو اتنی عقل اور سمجھ رکھتے تھے کہ باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے باہمی تعاون کے ساتھ اور منظم طریق پر شکار کر سکیں۔ نیزوں کے قریب ہزاروں گھوڑوں کی ہڈیاں بھی ملی ہیں۔ اور ان میں سے بعض پر ایسے نشانات بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو ذبح کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ایسے چولہے بھی ملے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ وہ آگ کا استعمال بھی کیا کرتے تھے۔ یہ دریافت آج کل پائے جانے والے ان اندازوں کو بھی غلط ثابت کرتی ہے۔ جن کے مطابق چالیس ہزار سال سے پہلے کے انسان حیوانوں کی طرح گند مند کھا کر ہی زندہ رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خود سائنس دانوں نے اس دریافت پر بہت حیرت کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ یونیورسٹی آف شیفیلڈ کے پروفیسر Robin Donnel "نیچر" کے ہی ایک مضمون میں لکھتے ہیں:۔

"اس طرح کی لکڑی کی بنی ہوئی چیز کوئی تین ہزار سال پرانی بھی دریافت ہوتی تو وہ بھی سنسنی خیز ہوتی لیکن اس سے بھی سو گنا پرانی چیز کا دریافت ہونا تو ناقابل تصور ہے۔ وہ لوگ جرمنی کے علاقہ کی شدید سردی میں جو بچ جاتے تھے تو اس کی یہی وجہ تھی کہ انہیں شکار کرنے کی عمدہ صلاحیت حاصل تھی۔ جو کچھ ہم نے دیکھا ہے اس میں خاصی گہری منصوبہ بندی' ڈیزائن کی پیچیدگی اور وہ صبر جو لکڑی گھڑنے کے لئے درکار ہے' پایا جاتا ہے۔ اور یہ سب چیزیں وہ ہیں جو صرف موجودہ انسانوں کی طرف منسوب کی جاتی ہیں"۔

نیچرل ہسٹری میوزم لندن: کے Dr Chris Stringer کہتے ہیں۔

"یہ پھینکنے والے نیزے ہیں جو بہت خوبصورتی اور صحیح توازن کے ساتھ بنائے گئے ہیں۔ ان کو پھینکنے کے لئے ایک اچھا تھلیٹ درکار ہے۔ اور ان کے جسموں کے بارہ میں ہمارے ایسے ہی اندازے ہیں۔ یہ بہت شاندار دریافت ہے"۔

(بحوالہ دی گارڈین وسڈنی ہیرلڈ 97-2-28)

خلاصہ اس نئی تحقیق کا یہ ہے کہ موجودہ انسانوں کے پیش رو چار لاکھ سال پہلے بھی سمجھدار اور ذہین تھے۔ اور ایسا کام بندروں (Chimpanzee) وغیرہ سے آج چار لاکھ سال گزرنے کے بعد بھی ممکن نہیں۔ نوع انسانی ہمیشہ سے ہی دوسری انواع سے افضل اور احسن تقویم کی حامل رہی تھی اور پہلے اندازے کہ چالیس ہزار سال پہلے تک وہ حیوانوں کی طرح نجاست یا مردار ہی کھایا کرتے تھے درست نہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 فروری 1998ء)

پچھلے زمانوں کی بات ہے کہ عام متوسط گھروں میں بھی چاندی کے برتن از قسم پاندان کٹورے اور طشتریاں وغیرہ ہوا کرتی تھیں۔ تاہم اب بھی بہت سارے گھروں میں چاندی کی آرائشی اشیاء تو ہوتی ہی ہیں جن کی چمک وقت کے ساتھ ساتھ ماند پڑ جاتی ہے۔ اور ان کی صفائی کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جب آلو والی روٹی یا آلو کے کباب بنانے کے لئے آلو ابالیں تو اس پانی کو پھینکنے کی بجائے اس سے چاندی کی اشیاء دھوئیں۔ صاف ہو جائیں گی۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ چاندی کی چیزوں کو پلاسٹک کے لفافوں میں بند کر کے رکھنا چاہئے تاکہ وہ نمی سے محفوظ رہیں اور ان پر دھبے نہ پڑیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر31468 میں وسیم احمد خان ولد نسیم احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وسیم احمد خان ساکن ڈگری گھمناں P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 مبشر احمد سیکرٹری مال مقامی گواہ شد نمبر2 حمید احمد زعیم انصاراللہ مقامی۔

مسل نمبر31469 میں ناصر علی خان ولد محمد علی خان قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وحدت کالونی کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) نقد رقم بصورت پرائز بانڈ مالیتی بیالیس ہزار سات سو روپے (2) موٹر سائیکل CD70 1985ء مالیتی سولہ ہزار روپے (3) پرانا سائیکل مالیتی آٹھ صد روپے اس وقت مجھے مبلغ ساڑھے پانچ ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر علی خان G-82 وحدت کالونی بروری روڈ کوئٹہ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد فاروقی نہال سنگھ سٹریٹ کوئٹہ گواہ شد نمبر2 ماجد علی خاں بروری روڈ سٹریٹ کوئٹہ۔

مسل نمبر31470 میں محمد عاصم ولد محمد اسلم صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گڑھی شاہو لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-10-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دوصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عاصم کوارٹر نمبر19/34 نزد ریلوے اسٹیڈیم گڑھی شاہو لاہور گواہ شد نمبر1 حنیف احمد محمود وصیت نمبر20932 گواہ شد نمبر2 عطاء القدوس وصیت نمبر27977۔

مسل نمبر31471 میں ناظم الدین ولد فضل دین صاحب قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 47 سال بیعت 1973ء ساکن راوی روڈ حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان رہائشی برقبہ پانچ مرلہ ساٹھ فٹ مالیتی دس لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ بیس ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناظم الدین مکان نمبر6 بلاک نمبر3 کریم پارک راوی روڈ لاہور گواہ شد نمبر1 محمد صدیق شاکر وصیت نمبر17571 گواہ شد نمبر2 شیخ وسیم احمد وصیت نمبر26876۔

مسل نمبر31472 میں شکریہ پروین زوجہ ناظم الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم پارک، راوی روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر پانچ ہزار روپے اور زیورات طلائی وزنی پندرہ تولہ مالیتی چھہتر ہزار آٹھ سو روپے کل جائیداد مالیتی اکیاسی ہزار آٹھ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شکریہ پروین مکان نمبر6 بلاک نمبر3 کریم پارک راوی روڈ لاہور گواہ شد نمبر1 محمد صدیق شاکر وصیت نمبر17571۔ گواہ شد نمبر2 ناظم الدین مسل نمبر31471 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر31473 میں راشدہ مقدس بنت چوہدری رشید احمد صاحب قوم گھمن جٹ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ فیصل آباد حال H.M.C ٹیکسلا ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ راشدہ مقدس H.M.C ٹیکسلا ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر1 مدثر رشید مکان نمبر P 328 گلی نمبر3 مصطفیٰ آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر2 چوہدری رشید احمد وصیت نمبر18725 والد موصیہ۔

مسل نمبر31474 میں ملک طاہر احمد مجوکہ ولد ملک احمد یار مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-10-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ساڑھے تین ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک طاہر احمد ساکن حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1 بشارت احمد صدیقی وصیت نمبر30250 گواہ شد نمبر2 منور احمد کاہلوں وصیت نمبر19425۔

مسل نمبر31475 میں امتہ المالک نجم زوجہ ڈاکٹر محمد امجد طارق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جاپان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-2-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم بیس ہزار روپے پاکستانی (2) زیورات طلائی وزنی بارہ تولہ مالیتی ساٹھ ہزار روپے (3) زیورات نقرئی ایک سیٹ پانچ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ بیس ہزار ین ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ المالک نجم جاپان گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر محمد امجد طارق وصیت نمبر26507 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 مرزا ظفر احمد جاپان۔

مسل نمبر31476 میں منیر احمد طارق ولد چوہدری رشید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ انجینئر عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد مرکز پاکستان حال ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع چھتر (بھارہ کوہ) ضلع مری مالیتی اسی ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1941 گلڈر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منیر احمد طارق گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر محمد امجد چغتائی ہالینڈ گواہ شد نمبر2 عبد القادر بھٹی ہالینڈ۔

مسل نمبر31477 میں شگفتہ تبسم چغتائی زوجہ ڈاکٹر محمد احمد چغتائی قوم چوہدری پیشہ خانہ داری عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی حال ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-6-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 7496 گلڈر سالانہ بصورت بچوں کا سوشل الاؤنس و گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شگفتہ تبسم چغتائی ہالینڈ گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر محمد امجد چغتائی خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر2 محمد Anwar احمد چغتائی ہالینڈ۔

مسل نمبر31478 میں امینہ چقماق بنت واحد چقماق پیشہ ریٹائرڈ عمر 44 سال بیعت 1984ء ساکن استنبول ترکی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 93-6-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان مالیتی 19'300 ڈالر اس وقت مجھے مبلغ پانچ ملین دو لاکھ ٹرکش لیرا ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجمن [illegible] یہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امینہ چقماق استنبول ترکی گواہ شد نمبر1 محمد احمد راشد وصیت نمبر24623 گواہ شد نمبر2 Fatih Sitesi ترکی۔

بقیہ صفحہ 4

کی اس بات کو سنکر بہت خفا ہوئے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے ان باتوں کے لئے پیدا نہیں کیا یہ مداہنت کی باتیں ہیں۔ ہمارا جیسا لباس ہے ہم اسکے ساتھ دنیا کو ملیں گے۔ ایک دفعہ آپ کے پاس ایک ریشمی جبہ لایا گیا۔ تو آپ نے حضرت عمرؓ کو تحفہ کے طور پر دے دیا۔ دوسرے دن آپؐ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ اس کو پہنے پھر رہے ہیں۔ آپؐ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ جب حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپؐ ہی نے تحفہ دیا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا یہ چیز اپنے ہی استعمال کے لئے تو نہیں ہوتی۔ یعنی یہ جبہ چونکہ ریشم کا تھا آپ کو چاہئے تھا کہ یہ اپنی بیوی کو دے دیتے یا اپنی بیٹی کو دے دیتے یا کسی اور استعمال میں لے آتے۔ اس کو اپنے لباس کے طور پر استعمال کرنا درست نہیں تھا۔

بستر میں سادگی آپؐ کا بستر بھی نہایت سادہ ہوتا تھا۔ بالعموم ایک چمڑا یا اونٹ کے بالوں کا ایک کپڑا ہوتا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہمارا بستر اتنا چھوٹا تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ رات کو عبادت کے لئے اٹھتے تو میں ایک طرف ہو کر لیٹ جاتی تھی اور بوجہ اس کے کہ بستر چھوٹا ہوتا تھا۔ جب آپؐ عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے تو میں ٹانگیں لمبی کر لیا کرتی اور جب آپؐ سجدہ کرتے تو میں ٹانگیں سمیٹ لیا کرتی۔

مکان اور رہائش میں سادگی رہائشی مکان کے متعلق بھی آپ سادگی کو پسند کرتے تھے۔ بالعموم آپؐ کے گھروں میں ایک ایک کمرہ ہوتا تھا اور چھوٹا سا صحن۔ اس کمرہ میں ایک رسی بندھی ہوئی ہوتی تھی جس پر کپڑا ڈال کر ملاقات کے وقت میں آپ اپنے ملنے والوں سے علیحدہ بیٹھ کر گفتگو کر لیا کرتے تھے۔ چارپائی آپؐ استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ زمین پر ہی بستر بچھا کر سوتے تھے۔ آپؐ کی رہائش کی سادگی اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ حضرت عائشہؓ نے آپؐ کی وفات کے بعد فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہمیں کئی دفعہ صرف پانی اور کھجور پر ہی گزارہ کرنا پڑتا تھا۔ یہاں تک کہ جس دن آپؐ کی وفات ہوئی اس دن بھی ہمارے گھر میں سوائے کھجور اور پانی کے کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا۔

(دیباچہ)

اطلاعات و اعلانات

جنازہ حاضر و غائب

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الفضل لندن میں مورخہ 98-2-12 بروز جمعرات مندرجہ ذیل جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر مکرم بشیر احمد حبیب صاحب جو محترم نذیر احمد ڈار صاحب اور ڈاکٹر محمود احمد ظفر کے بہنوئی تھے۔ 10 جنوری کو وفات پاگئے۔ بہت مخلص فدائی احمدی تھے باوجود لمبی بیماری کے عبادات اور جماعتی تقاریب میں شمولیت کا اہتمام کرتے تھے۔

جنازہ غائب 1۔ مکرمہ سسٹر سمیعہ لطیف صاحبہ موصوفہ نے واشنگٹن کی لجنہ اماء اللہ کیلئے غیر معمولی خدمات سرانجام دیں۔ ناصرات کی سیکرٹری رہیں اور دعوت الی اللہ کے کام کو بخوبی سرانجام دیا۔ اور نیشنل مجلس عاملہ کی سرگرم رکن رہیں۔ ان کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔

2۔ مکرمہ سیدہ بیگم بی بی صاحبہ والدہ سید صادق احمد شیرازی مونگ منڈی بہاؤالدین۔ آپ جماعت مونگ میں تمام عمر صدر لجنہ رہیں۔ امامت سے والہانہ عقیدت رکھتی تھیں۔ دعوت الی اللہ کا خاص ملکہ تھا۔ غیر از جماعت خواتین میں بھی مقبول تھیں۔ ان کے جنازہ کے ساتھ غیر از جماعت خواتین بھی ربوہ تدفین کے لئے آئیں بے شمار لوگوں اور بچوں کو کلام الٰہی پڑھانے کی سعادت پائی۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمود الٰہی صاحب ولد مکرم منظور الٰہی صاحب آف سمن آباد لاہور مورخہ 97-12-3 کو بوجہ حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئے۔ انکا جنازہ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں پڑھا گیا۔ موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

○ ہمدرد یونیورسٹی کا اسلام آباد کیمپس واقع 52 سرکلر روڈ F8/2 اسلام آباد نے مندرجہ ذیل ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1. MBA 2۔ ماسٹر (کمپیوٹر سائنس) 3 ماسٹر (اکنامکس) تمام پروگرام میں داخلہ کے لئے بیچلر ہونا لازمی ہے۔ داخلہ سے قبل رجحان ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ فارم ہمدرد سینٹر واقع اسلام آباد۔ لاہور، پشاور اور راولپنڈی سے 400 روپے کے عوض دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 مارچ 1998ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

تقریب نکاح و رخصتی

○ مکرمہ سروش سلیم صاحبہ بنت عبد السلیم صاحب پراچہ 1-10/1 سیکٹر 95 اسلام آباد کا نکاح و رخصتی بہمراہ مکرم محمد احسن خان نعیم صاحب ابن صوبیدار (ر) محمد اشرف خانصاحب انگلستان بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے مورخہ 98-3-1 کو مکرم فضل اللہ صاحب طارق مربی سلسلہ نے اسلام آباد میں پڑھا عزیزہ سروش سلیم مکرم عبد الغنی صاحب پراچہ آف بھیرہ کی پوتی اور مکرم محمد اقبال صاحب پراچہ کی نواسی ہے۔ اور مکرم محمد احسن نعیم خانصاحب ملک محمد صادق صاحب مختار عام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے (وفات یافتہ) کا پوتا اور عبد الرشید صاحب زیروی فاضل عربی (وفات یافتہ) کا نواسہ ہے۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات ہونے کے لئے دعا کردیں۔

○ مکرم وسیم احمد صاحب فضل مربی سلسلہ ابن مکرم محمد دین صاحب چوہان ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کی شادی ہمراہ مکرمہ مسرت آراء صاحبہ بنت مکرم محمد رفیق صاحب لاہور 3-فروری 1998ء کو لاہور میں انجام پائی۔ اس موقع پر محترم نعیم الرشید صاحب مربی سلسلہ لاہور کینٹ نے مبلغ 24000 روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا اور دعا کے ساتھ رخصتی ہوئی۔ اگلے روز ترگڑی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ عزیزہ مکرمہ مسرت آراء صاحبہ مکرم محمد حسین صاحب آف گھٹیالیاں رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے چھوٹے بھائی مکرم لعل دین صاحب کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب دار الرحمت غربی ربوہ کے بیٹے عزیز مکرم کلیم احمد اعوان اور بیٹی عزیزہ صدف نسیمہ صاحبہ کے نکاحوں کا اعلان محترم شیخ محمد نعیم صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ ربوہ نے مورخہ 26 فروری 1998ء بعد عصر بیت الناصر میں کیا۔ مکرم کلیم احمد اعوان (مقیم جرمنی) کا نکاح عزیزہ زیب النساء بنت مکرم ملک ناصر احمد صاحب آف ناصر آباد ربوہ کے ساتھ اور عزیزہ صدف نسیمہ کا نکاح مکرم راجہ محمد وہاب صاحب ولد مکرم راجہ عبد الوہاب صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ کے ساتھ پڑھا گیا۔

مکرم کلیم احمد اعوان کی شادی 28 فروری کو منعقد ہوئی۔ اگلے روز عزیزہ صدف نسیم صاحبہ کی تقریب رخصتی عمل میں آئی جس کے اختتام پر محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب قائد انصار اللہ پاکستان نے دعا کرائی۔ خداوند کریم اپنے فضل سے دونوں شادیوں کو ہر لحاظ سے خوشیوں اور خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

○ مکرم عبد العزیز خان صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شاہدرہ لاہور کی بیٹی عزیزہ عطیہ سعدیہ اہلیہ مکرم شہزاد احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 98-1-22 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام ذوالنون تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم حافظ عبد الکریم خان صاحب (وفات یافتہ) آف خوشاب کی پڑنواسی اور مکرم سلیم احمد صاب آف مرید کے کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر سعادت مند بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب حال جرمنی کو مورخہ 7-مارچ 1998ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جو کہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولود محترم خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل کا پڑپوتا اور خواجہ منیر احمد صاحب (وفات یافتہ) کا پوتا ہے اور مکرم محمود مجیب اصغر صاحب سابق امیر ضلع مظفر گڑھ کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے زچہ و بچہ کی صحت و عافیت اور نومولود کے خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم خواجہ عبد اللطیف آف ڈیرہ دون کی ہمشیرہ اہلیہ قاضی حبیب الدین احمد صاحب (وفات یافتہ) جن کا بائی پاس اپریشن تجویز ہوا تھا فلو کے شدید حملے کے بعد نمونیہ سے امریکہ کے ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم محمود احمد صاحب ظفر محلہ دار الصدر کو چند روز قبل سانس کی تکلیف ہوگئی تھی جس کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد گھر آگئے ہیں۔ لیکن ابھی تک طبیعت بہتر نہیں۔

○ مکرم مرزا عبد الرؤف صاحب سمن آباد لاہور ان دنوں شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم ماسٹر شریف احمد صاحب صدر جماعت باٹا پور لاہور گذشتہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔

○ مکرم خواجہ اختر سعید صاحب نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔

○ مکرمہ الفت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب کا آپریشن کامیاب ہوگیا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان سب کی صحت یابی و درازی عمر کیلئے دعا کریں۔

اعلان داخلہ

○ سندھ یونیورسٹی جامشورو نے مختلف بیچلرز سادہ اور آنرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ کی بنیادی شرط میں کم از کم انٹرمیڈیٹ ہونا لازمی ہے۔ چند مضامین جن میں بزنس اور پبلک ایڈمنسٹریشن، کمپیوٹر سائنس، الیکٹرانکس، جیالوجی، ٹیلی کمیونیکیشن، فارمیسی شامل ہیں۔ داخلہ سے قبول ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ فارم وغیرہ 150 روپے کے عوض HBL کی اولڈ کیمپس اور جامشورو برانچ سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18-اپریل 1998ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

ضرورت ہے

○ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب لکھتے ہیں "گھر میں باغبانی کے لئے ایک جز وقتی مالی / باغبان کی ضرورت ہے۔ حق الخدمت بالمشافہ طے ہوگی۔ معرفت "الفضل" رابطہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11 مارچ-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

○ بھارت کے صدر کے آر نرائن نے حالیہ عام انتخابات میں اکثریتی ووٹ لینے والی بھارتیہ جنتا پارٹی کے صدر اٹل بہاری واجپائی کو نئی حکومت تشکیل دینے کی دعوت دے دی ہے۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ امریکہ بقایا جات ادا کرے کیونکہ اقوام متحدہ دیوالیہ ہونے کی حالت میں ہے۔ تنگ دستی کی وجہ سے عالمی ادارہ فلاحی کام نہیں کر سکتا۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ اگر عراق نے ہتھیاروں کے بین الاقوامی انسپکٹروں سے تعاون نہ کیا تو اسے دوسرا موقع نہیں ملے گا۔ امریکہ کے لئے عراق پر کسی حملے سے قبل سلامتی کونسل سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ معاہدے کی خلاف ورزی پر عراق کے خلاف فوجی کارروائی کی اجازت مل جائے گی۔

○ عراق کے صدارتی محلات کا دو ہفتوں میں معائنہ شروع ہو جائے گا۔

○ ترجمان وائٹ ہاؤس نے کہا ہے کہ معاہدے کی خلاف ورزی کی صورت میں بمباری سے پہلے سلامتی کونسل سے مشورہ کیا جائے گا۔

○ برطانیہ میں طوفانی بارشوں اور طغیانی نے تباہی مچادی ہے مختلف علاقوں میں راستے بند اور بجلی کا نظام معطل ہو گیا ویلز میں سینکڑوں افراد کو محفوظ مقام پر پہنچا دیا گای کیونکہ سیلابی پانی ان کے گھروں میں گھس گیا تھا۔

○ وزیر اعظم برطانیہ نے کہا ہے کہ اسرائیل مغربی کنارہ عربوں کو واپس کرے۔

○ سہارتو 7 ویں مرتبہ انڈونیشیا کے صدر منتخب ہو گئے ہیں 2003ء تک 5 سال حکومت کریں گے۔ وہ 32 سال سے صدارت کے عہدہ پر فائز ہیں۔

○ سعودی عرب میں یونیورسٹی کی بس دریا میں گرنے سے 16 طالبات جاں بحق ہو گئی ہیں۔

ملکی خبریں

○ 24 گھنٹے کے اندر ایک اور ٹرین میں بم دھماکہ سے 11 افراد جاں بحق اور 100 افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ پسنجر ٹرین قصور سے لاہور آ رہی تھی کہ والٹن سٹیشن پر رکتے ہی بم پھٹ گیا۔ انسانی اعضاء کٹ کر بکھر گئے۔ گاڑی کا فرش خون سے رنگین ہو گیا۔ دھماکہ صبح 7 بجکر 10 منٹ پر ہوا دھماکہ سے بوگی میں آگ لگ گئی۔ مسافروں نے خوفزدہ ہو کر چھلانگیں لگا دیں۔ 5 زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ 15 زخمی مستقل طور پر معذور ہو گئے۔ ہسپتال میں خون کم پڑ گیا۔

○ گزشتہ ایک سال کے دوران ٹرین کے حادثات اور بم دھماکوں کے 122 واقعات ہوئے۔ مجموعی طور پر 291 افراد ہلاک اور 5 سو سے زائد زخمی ہوئے۔ صرف حالیہ دو روز میں ٹرین دھماکے میں 19 افراد جاں بحق ہوئے ہیں۔ ریلوے کا محفوظ سفر بھی خطرناک ہو گیا ہے۔

○ ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ 1998ء کے پہلے دو ماہ میں دہشت گردوں کے ہاتھوں مرنے والوں کی تعداد 59 ہو گئی ہے۔ روزنامہ جنگ نے اپنے اداریہ میں دہشت گردی کی تیزی سے بڑھتی ہوئی صورتحال کو تشویشناک قرار دیا ہے۔

○ لاہور پولیس نے دہشت گردی کی حالیہ وارداتوں کے بعد عوام کو اپنی حفاظت آپ کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ لاہور پولیس کی جانب سے جاری کئے جانے والے اشتہار کے ذریعہ عوام سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی حفاظت خود کریں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ دھماکہ بھارت کی خفیہ ایجنسی "را" کر رہی ہے۔ پاکستان خاموش نہیں بیٹھے گا۔ عوام کا تحفظ یقینی بنانے اور دہشت گردوں کی گرفتاری کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

○ نوشہرہ ورکاں کے ایک نواحی گاؤں میں اشتہاری ملزم ارشد مودی نے اپنے 10 مسلح ساتھیوں کے ہمراہ چھپ کر بارات پر حملہ کر کے ایم پی اے گرپ کے 9 افراد کو ہلاک اور 12 کو شدید زخمی کر دیا ہے۔

○ تھانہ سکھی کے علاقہ میں پولیس کی وردی میں ملبوس ڈاکوؤں نے 12 ویگنوں کے مسافروں سمیت 50 راہ گیروں کو ریلوے پھاٹک بند کر کے لوٹ لیا۔ اور مزاحمت پر کئی مسافروں کو تشدد کا نشانہ بنایا۔

○ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان نے انسانی حقوق کے بارے میں اپنی رپورٹ (1997ء) میں لکھا ہے کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتحال تشویشناک ہے۔ کمیشن کی چیئرمین عاصمہ جہانگیر نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ گزشتہ ایک سال کے دوران پاکستان میں انسانی حقوق کی پامالی کے تدارک کے لئے کچھ نہیں کیا گیا۔ حکومت عوام کے جان و مال کا تحفظ کرنے میں ناکام ہو گئی ہے عوام میں عدم تحفظ کا احساس ہے۔ لوگ اپنے مستقبل سے مایوس ہو گئے ہیں۔ خواتین اور بچوں سے زیادتی کے واقعات بڑھے ہیں۔

○ پنجاب میں واپڈا کی طرف سے بجلی کی لوڈ شیڈنگ 15 مارچ سے شروع ہو جائے گی۔ یہ سلسلہ آئندہ جون تک جاری رہے گا۔

○ گلگت کے قریب ویگن دریا میں گرنے سے ایک ہی خاندان کے 23 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کی صوبائی صدر اور سرحد اسمبلی میں قائد حزب اختلاف بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ مرکز نے سرحد کے حقوق دبا رکھے ہیں۔ اس کے گریبان میں ہاتھ ڈالیں گے۔ بجلی کا خالص منافع ہمارا آئینی حق ہے۔ ہمارے جنگلات اور معدنیات بھی مرکز کے پاس ہیں۔ یہاں تمباکو سے اکٹھا ہونے والا ٹیکس بھی مرکز جا رہا ہے۔ ان سب چیزوں کے لئے مرکز سے جنگ لڑیں گے۔

○ سابق چیف جسٹس آف پاکستان نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ طلباء تنظیموں پر پابندی کا فیصلہ غلط ہے۔ جب اساتذہ پڑھانے میں دلچسپی نہ لیں تو بہتر ہے کہ طلباء ڈاکے ڈالنے کی بجائے سیاست کریں۔

○ وفاقی حکومت نے چائے کی پتی پر ڈیوٹی میں 20 فیصد کمی کر دی ہے جبکہ کاغذ پر 5 فیصد ڈیوٹی لگا دی گئی ہے۔

○ تحریک منہاج القرآن کے بانی و سرپرست ڈاکٹر طاہر القادری نے ایک بار پھر سیاسی میدان میں قسمت آزمائی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لادینی نظام کو ختم کر دیا جائے گا۔

مقابلہ مضمون نویسی خدام

الاحمدیہ

○ سہ ماہی دوئم میں خدام کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوان "جماعت احمدیہ اور خدمت وطن" مقرر کیا گیا ہے۔ اس عنوان پر کم از کم 5 تا 7 فل سکیپ صفحات پر مضمون لکھ کر جلد مرکز بھجوائیں۔ مرکز میں مضمون پہنچنے کی آخری تاریخ 15-اپریل 1998ء ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں شامل کریں۔

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
پروپرائیٹرز، شہزاد اسلم۔ رمضان اسلم
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
فون دکان 7562408

پلاٹ برائے فروخت
بر موقع شکور پارک پلاٹ نمبر 1 بر قبہ 10 مرلہ برلب سڑک نزد خالد ہسپتال ربوہ
برائے رابطہ: عبدالرحمٰن
رحمان جنرل سٹور گولبازار۔ ربوہ
گھر: 995 دوکان: 213160

برائے فروخت
• ایک خوبصورت نیا تعمیر شدہ دو منزلہ مکان نیچے دو دوکانیں 48/22 دارالرحمت شرقی نزد اقصیٰ چوک ربوہ
• 5 مرلے کا ایک مکان 127۔ ناصر آباد غربی ربوہ
رابطہ: 211202 213161

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

DWARFISHNESS COURSE Rs. 150/-
چھوٹا قد
قد کا چھوٹا ہونا، بونا پن، نشوونما کی کمی کیلئے مفید کورس
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
Phone: 771/213156 - FAX 212299

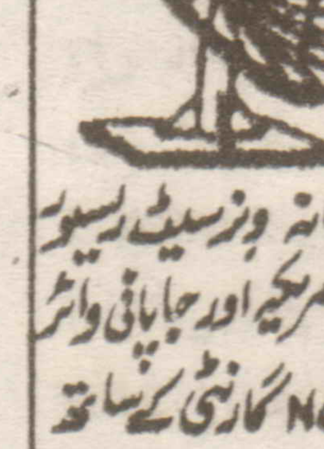
8 فٹ سائز سپیشل ڈش
پر احمدیہ ٹیلیویژن کا رزلٹ شاندار
• اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل ڈش • آزمودہ مشہور زمانہ ونرسیٹ ریسیور نیا ماڈل • گارڈنر LNB امریکہ اور جاپانی وائر
• تمام اشیاء جینوئن اور NO.1 گارنٹی کے ساتھ
• پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
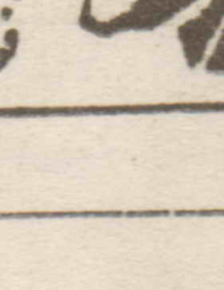
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون نمبرز 211274 213123